ڈاکٹر ممتاز منگلوری

(۱۹۳۷ء-۲۰۱۱ء)

ڈاکٹر ممتاز منگلوری تحصیل و ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں منگلور میں پیدا ہوئے۔ شیروان ہائی سکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد سے بی۔اے کیا۔ پشاور یونیورسٹی سے آنرز اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ اسی دوران میں مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور میں ریسرچ آفیسر کے طور پر بھی کام کیا۔ ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۸ء میں مغربی پاکستان ٹیکسٹ بک بورڈ میں سبجیکٹ سپیشلسٹ تعینات ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں NWFP ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور میں تعیناتی ہوگئی۔ ۱۹۹۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو عالمی بینک کے ناردرن ایجوکیشن پراجیکٹ آزاد جموں و کشمیر میں کنسلٹنٹ کے طور پر فرائض انجام دیے۔

ڈاکٹر ممتاز منگلوری اردو کے معروف مصنّف، معلّم اور پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج ڈاکٹر سید عبداللہ کے ہم وطن ہونے کے ناتے ان کے بہت قریب تھے اور انھی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اردو کی ترویج و اشاعت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ انھوں نے اپنی ذاتی کاوش سے منگلور میں ایک لائبریری قائم کی اور وصیّت کی کہ ہزارہ یونیورسٹی میں جب بھی اُردو کا شعبہ قائم ہو تو میری لائبریری کی تمام کتابیں شعبۂ اُردو کو دے دی جائیں کیوں کہ اس ذخیرۂ کتب میں صرف اردو زبان و ادب کی کتابیں ہی جمع کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر ممتاز منگلوری نے عبدالحلیم شرر کے ناول ''ملک العزیز ورجنا'' کا متن مرتّب کیا اور حواشی کے علاوہ ایک تنقیدی مقدمہ بھی تحریر کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے ''فردوسِ بریں'' اور ''اِندر سبھا'' وغیرہ جیسے ناولوں اور ڈراموں کو ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ ان کے مبسوط مقدمے بھی لکھے۔

ڈاکٹر ممتاز منگلوری کی مرتّبہ کتب میں ''لطیفِ نثر'' اور ''لطیفِ غزل'' کے علاوہ ''پاکستان میں اُردُو کے سرکاری قاعدے''، ''ڈاکٹر سید عبداللہ کی اُردُو خدمات''، ''شرر کے تاریخی ناول اور ان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ''، ''متاعِ لوح و قلم''، ''متاعِ نقد و نظر'' اور ''مختصر تاریخ زبان و ادب ہندکو'' وغیرہ شامل ہیں۔

Web version of PECTAA Not for Sale

سبق:۱۲

پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتہ

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو اُردو زبان کی مختصر تاریخ سے رُوشناس کرانا۔
- اُردو زبان کے لسانیاتی پہلوؤں پر روشنی ڈالنا۔
- طلبہ کو اُردو زبان کی وسعت اور مختلف زبانوں، بولیوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت کی مثالیں دینا۔
- طلبہ کو یہ حقیقت ذہن نشین کرانا کہ اُردو نہ صرف بین الصوبائی رابطے کی زبان ہے بلکہ وطنِ عزیز پاکستان کی اساس بھی ہے۔

پاکستان میں چھوٹی بڑی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں وطنِ عزیز کے چاروں صوبوں میں بولی جانے والی زبانوں کے علاوہ شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر کی زبانیں بھی شامل ہیں۔ یہ زبانیں اپنے اپنے علاقوں کے عوام کی امنگوں، آرزوؤں، جذبات، احساسات اور طریق تمدّن و معاشرت کی آئینہ دار ہیں۔ ان میں لوک اور تحریری ادب کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے جو مجموعی طور پر اس تہذیب و ثقافت کے خدوخال کو نمایاں کرتا ہے جسے ہم "پاکستانی تہذیب و ثقافت" کہتے ہیں۔

یہ زبانیں مخصوص علاقوں کے تعلق سے بظاہر ایک دوسرے سے مختلف سہی، لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو ان میں بڑے گہرے تاریخی، تمدّنی اور روحانی رشتے قائم ہیں۔ ان زبانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان کی نشوونما جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کے دورِ اقتدار کی مرہونِ منّت ہے۔ ان کے ذخیرۂ الفاظ، رسم الخط، روزمرہ و محاورات، تلمیحات و ضرب الامثال اور روایات و حکایات سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ یہ زبانیں اسلامی تشخص رکھتی ہیں۔ ان زبانوں کے شعر و ادب نے صوفیائے کرام کے فیوض و برکات کے سائے میں پرورش پائی اور یوں ان زبانوں نے اخوت و مساوات، غیرت و حمیّت اور باہمی مہر و محبت کی اعلیٰ انسانی اقدار کی پاسداری کا فریضہ انجام دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اِس میں اُن مسلمان مجاہدوں کے نعروں کی گونج اور تلواروں کی جھنکار بھی سنائی دیتی ہے جن کی مجاہدانہ سرگرمیوں کے نتیجے میں ہند میں اسلام کا نور پھیلا۔ پاکستانی زبانوں میں تخلیق ہونے والا ادب تمام پاکستانیوں کی مشترکہ میراث ہے۔

یوں تو پاکستان میں بولی جانے والی ہر زبان اہمیّت کی حامل ہے لیکن اپنے دائرۂ اثر کے اعتبار سے پشتو، پنجابی، سندھی، بلوچی، ہندکو، سرائیکی اور کشمیری زبانیں یہاں کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہیں۔ شمالی علاقوں اور چترال کی زبانیں بھی قابلِ قدر ادبی سرمایہ رکھتی ہیں۔ پاکستانی زبانوں میں پشتو، پنجابی، سندھی اور بلوچی نہ صرف یہ کہ پاکستانی آبادی کے وسیع حصّے کی زبانیں ہیں بلکہ ان کا قدیم و جدید ادب بھی معیار و مقدار کے لحاظ سے خاصا وقیع ہے۔ سندھ کے شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور سچل سرمستؒ، پنجاب کے سلطان باہوؒ، وارث شاہؒ اور بلھے شاہؒ، سرحد کے خوشحال خان خٹکؒ اور رحمان باباؒ، بلوچستان کے جام درکؒ اور مست توکلیؒ پاکستانی ادب کی وہ عظیم شخصیات ہیں جن کے شاعرانہ

کارناموں پر ہر پاکستانی کو بجا طور پر فخر ہے۔

پاکستان میں بولی جانے والی زبانیں بیشتر ایک ہی اصل کی مختلف شاخیں ہیں۔ان کا تعلق زبانوں کے اس وسیع سلسلے سے ہے جو اصطلاح میں "ہند آریائی زبانیں" کہلاتی ہیں۔جغرافیائی صورتِ حال اور مرورِ زمانہ کے باعث ان میں تغیرات پیدا ہوتے گئے اور ظاہری ہیئت میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی چلی گئیں۔مسلمانوں کے دور میں ان زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ میں بے حد اضافہ ہوا اور اسلامی اثرات کے تحت ان کے بنیادی مزاج میں نمایاں تبدیلیاں ظہور میں آئیں۔پاکستان کی یہ زبانیں باہم گہرے تاریخی رشتوں میں پیوست ہیں۔ان کے ماضی کی طرح ان کا حال بھی انھیں ایک دوسرے سے وابستہ کیے ہوئے ہے۔ہم علاقائی طور پر سرحدی ہوں یا پنجابی، سندھی ہوں یا بلوچ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم سب پاکستانی ہیں۔یہ رشتہ ہمارے تمام نسلی، علاقائی اور لسانی رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔اس رشتے سے ہم پر واجب ہے کہ ہم پاکستان کی سبھی زبانوں کا احترام کریں، انھیں اپنی زبانیں سمجھیں اور انھیں ایک دوسرے سے قریب لانے میں کوشاں ہوں۔ظاہر ہے کہ ہم یہ کوشش زبان ہی کے ذریعے کر سکتے ہیں اور وہ ہماری قومی زبان اُردو ہے۔

اُردو ہی پاکستان کی وہ واحد زبان ہے جو ہمارے کسی ایک علاقے کی زبان نہ ہوتے ہوئے بھی سبھی کی زبان ہے۔پاکستان کے تمام علاقوں میں یکساں سمجھی، بولی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔اس کے علمی و ادبی سرمائے میں پاکستان کے ہر علاقے کے باشندوں نے مقدور بھر اضافہ کیا ہے۔کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اُردو کے شاعر اور ادیب موجود نہ ہوں۔اس زبان کی ہمہ گیری اور ہر دلعزیزی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے ہر صوبے کا دعویٰ ہے کہ اُردو اس کے ہاں پیدا ہوئی۔اس ضمن میں ہمارے محققین نے بڑا قابلِ قدر کام کیا ہے۔"پنجاب میں اُردو"، "سندھ میں اُردو"، "سرحد میں اُردو" اور "بلوچستان میں اُردو" کے عنوانات کے تحت متعدد کتابیں اور طویل مضامین تحریر ہوئے جن سے اُردو زبان کی تاریخ کے باب میں اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔اس طرح مقامی زبانوں اور اُردو کے لسانی روابط پر بھی خاصی تحقیق ہو چکی ہے۔

اُردو ادب نے دیگر پاکستانی زبانوں کے ادب پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔ان زبانوں کی جدید نثر و نظم میں اُردو ادب سے خاصا استفادہ کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں کا ادب، اُردو ادب کو بھی متاثر کر رہا ہے۔نہ صرف یہ کہ ان زبانوں کے ادب کا ایک بڑا حصہ اُردو میں منتقل ہو چکا ہے بلکہ اُردو کے ذخیرۂ الفاظ میں ان زبانوں کے الفاظ کی آمیزش سے خوش گوار اضافہ بھی ہوا ہے۔اُردو میں اب وہ لب و لہجہ پیدا ہو رہا ہے جسے ہم خالصتاً پاکستانی لب و لہجہ کہہ سکتے ہیں۔

آئین کی رُو سے اُردو پاکستان کی قومی اور سرکاری زبان ہے۔اس زبان نے جہاں تخلیقِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا ہے وہاں یہ وطنِ عزیز کے مختلف علاقوں کے مابین رابطے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔یوں یہ زبان وحدتِ پاکستان کی ضامن بھی قرار پائی ہے۔

(متاعِ نقد و نظر)

Web version of PECTAA Not for Sale

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پاکستانی تہذیب وثقافت سے کیا مراد ہے؟

(ب) پاکستان کے مختلف علاقوں کے مابین رابطے کا سب سے بڑا ذریعہ کون سی زبان ہے؟

(ج) "اس زبان کی ہمہ گیری و ہردلعزیزی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے ہر صوبے کو دعویٰ ہے کہ اُردو اس کے ہاں پیدا ہوئی۔" اس جملے کی تاریخی اور لسانی حیثیت کیا ہے؟

(د) پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں کے وسیع سلسلے کو اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

(ہ) پاکستان میں چھوٹی بڑی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں، یہ کس امر کی آئینہ دار ہیں؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سبق کے متن کے مطابق پاکستانی زبانوں میں باہمی رشتے قائم ہیں:

(الف) مذہبی، تمدّنی اور روحانی (ب) تاریخی، تمدّنی اور روحانی

(ج) تاریخی، تمدّنی اور علاقائی (د) تاریخی، اخلاقی اور روحانی

(ii) شاہ عبداللطیف بھٹائی کا تعلق پاکستان کے صوبے سے ہے:

(الف) خیبر پختونخوا (ب) پنجاب (ج) بلوچستان (د) سندھ

(iii) جنوبی ایشیا کی زبانوں کی نشوونما دورِ اقتدار کی مرہونِ منّت ہے:

(الف) سکھوں کے (ب) ہندوؤں کے (ج) مسلمانوں کے (د) انگریزوں کے

(iv) پاکستانی زبانوں میں تخلیق ہونے والا ادب تمام پاکستانیوں کی مشترکہ ہے:

(الف) جاگیر (ب) میراث (ج) ثقافت (د) یادگار

(v) وحدتِ پاکستان کی ضامن زبان ہے:

(الف) اُردُو (ب) سندھی (ج) بلوچی (د) پنجابی

۳۔ متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(الف) پاکستانی زبانوں میں لوک اور تحریری ادب کا بیش بہا ـــــــ موجود ہے۔

(ب) شمالی علاقوں اور چترال کی زبانیں بھی قابلِ قدر ـــــــ رکھتی ہیں۔

(ج) پاکستانی ادب کی عظیم شخصیات کے شاعرانہ کارناموں پر ہر ـــــــ کو بجا طور پر فخر ہے۔

Web version of PECTAA Not for Sale

(د) پاکستان کی یہ زبانیں باہم گہرے تاریخی ۔۔۔۔۔ میں پیوست ہیں۔

(ہ) اُردو ہی پاکستان کے تمام علاقوں میں یکساں سمجھی ،۔۔۔۔، پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔

۴۔ طلبہ پانچ پانچ جملے اپنی مقامی اور علاقائی زبان کے بولیں اور انھیں اُردو زبان میں ترجمہ کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔

۵۔ سبق "پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتہ" کے متن میں سے علاقائی زبانوں اور اُردو کے مشترکہ مستعمل الفاظ کی نشان دہی کریں اور ایک دوسرے کو بتائیں۔

۶۔ دی گئی عبارت کو پڑھیں اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیں:

حقوق و فرائض کو توازن میں رکھنا خوش حال معاشرے کی بنیاد کا ضامن ہے۔ اگر ہم کماحقہٗ اپنے فرائض کو محنت اور خلوص کے ساتھ انجام دے رہے ہیں تو گویا ہم دوسروں کے حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے صلے میں اپنا حق حاصل کرنے کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ فرائض کی اقسام میں اخلاقی اور قانونی فرائض انتہائی اہمیّت کے حامل ہیں۔ ان فرائض کی انجام دہی سے معاشرہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر خوش حال ہو جاتا ہے۔ اپنے ذاتی مفادات کے لیے دوسروں کے حقوق پامال کرنا اخلاقی بے ضابطگی ہے۔ کوڑا کرکٹ سرِ عام پھینکنا، آلودہ پانی گلیوں، سڑکوں پر چھوڑنا اور گھروں میں شور شرابا کرنا ہماری ذات کے لیے تو فرحت و تسکین کا باعث ہو سکتا ہے لیکن یہ عمل ہمسایوں اور محلے داروں کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ایسا عمل اختیار کرتے ہوئے ہم ایک طرف تو خود اخلاقی بے ضابطگی کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں اور دوسری طرف انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک اختیار کیے بغیر ہم اپنے آپ کو اچھے ماحول کا حق دار کیوں کر ٹھہرا سکتے ہیں۔ قانونی فرائض کی پاس داری کی صورتِ حال بھی ایسی ہی ہے۔ قوانین ایک طرف تو ریاست کی ترقی کے لیے بنتے ہیں تو دوسری طرف یہ امن و امان قائم رکھنے اور عام شہریوں کے تحفظ کے ضامن بھی ہوتے ہیں۔ جب ہم کوئی قانون شکنی کرتے ہیں تو اس کی گرفت میں آتے ہیں۔ قانونی تقاضے پورے کیے بغیر اس کی حدوں کو تجاوز کر کے ناجائز مراعات حاصل کرنا قانون شکنی بھی ہے اور شہریوں کے حقوق کی پامالی بھی۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی، بجلی چوری اور رشوت ستانی اس کی مثالیں ہیں۔

سوالات:

- حقوق و فرائض کے توازن سے کیا مراد ہے؟
- کون سے فرائض انتہائی اہمیّت کے حامل ہیں؟
- معاشرہ انفرادی اور اجتماعی طور پر کیسے خوش حال ہوتا ہے؟
- قانون شکنی سے کیا مراد ہے؟
- اس عبارت کا مناسب عنوان تجویز کریں۔

زبان شناسی

حروفِ بیان: ایسے حروف جو کوئی بات کرنے یا بات کی وضاحت کرنے کے لیے دو جملوں کے درمیان لائے جائیں، حروفِ بیان

Web version of PECTAA Not for Sale

کہلاتے ہیں۔ جب دو جملوں میں سے دوسرا جملہ اپنے سے پہلے آنے والے جملے کی وضاحت کرتا ہو تو اس کے شروع میں حرف ''کہ'' لایا جاتا ہے۔ مثلاً: اُس نے کہا کہ میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مَیں کہتا ہوں کہ میری بات مان لو۔ یہاں حرف ''کہ'' حرفِ بیان کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

۷۔ حروفِ بیان کی مدد سے پانچ جملے بنائیں۔

حروفِ تاکید: ایسے حروف جو کلام میں زور پیدا کرنے اور تاکید کے لیے استعمال کیے جائیں حروفِ تاکید کہلاتے ہیں۔ کلام میں جس حصے پر زور دیا جائے یا تاکید کی جائے اُسے ''موکد'' کہتے ہیں۔ حروفِ تاکید درج ذیل ہیں: بے شک، ہرگز، ضرور، مطلق، سراسر، کبھی، قطعی، سبھی، صرف وغیرہ۔

۸۔ حروفِ تاکید کی مدد سے پانچ جملے بنائیں۔

حروفِ عِلّت: ایسے حروف جو کسی بات کا سبب، وجہ یا باعث بیان کرنے کے لیے استعمال ہوں، حروفِ عِلّت کہلاتے ہیں، جیسے: تاکہ، آخر، کیوں کہ، اس لیے، اس واسطے، اس باعث، لہٰذا، چوں کہ وغیرہ۔

۹۔ (i) درج ذیل جملوں میں سے حروفِ علت کی نشان دہی کریں:

(الف) محنت کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ (ب) چوں کہ وہ غریب ہے اس لیے فیس ادا نہیں کرسکتا۔
(ج) مجھ پر رحم کرو آخر میں تمھارا بھائی ہوں۔ (د) مَیں اس لیے جاؤں گا تاکہ اس سے ملاقات ہو جائے۔
(ہ) تم نے وعدہ توڑا لہٰذا اب میں بھی پابند نہیں۔

(ii) ذیل میں دی گئی عبارت غور سے پڑھیں اور حروفِ علت تلاش کر کے ان کی فہرست بنائیں:

جب تک رنگ نہ ہو پھول وجود میں نہیں آتا، اس لیے پھول کا کوئی نہ کوئی رنگ ضرور ہوتا ہے۔ لہٰذا صحیح آواز اور حرکت کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسے پھول کا رنگ سے۔ آواز حرکات یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ کے ساتھ رہتی ہے تاکہ اپنی شناخت قائم رکھے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنی بنیاد اور ذات کے حوالے سے اپنا وجود رکھتی ہے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ حرکتیں صحیح آواز کو جوڑ کر آوازوں کا ایک نظام بناتی ہیں۔

۱۰۔ سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباسات کی تشریح کریں اور حوالۂ متن بھی درج کریں:

''پاکستان میں بولی جانے والی زبانیں ۔۔۔۔۔۔۔ ہماری قومی زبان اُردو ہے۔''
''اُردو ادب نے دیگر پاکستانی زبانوں ۔۔۔۔۔۔۔ خالصتاً پاکستانی لب و لہجہ کہہ سکتے ہیں۔''

روزمرہ: اہلِ زبان ایک طویل عرصے سے زبان کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے استعمال کر رہے ہوتے ہیں، اس لیے ان کا پڑھا، بولا اور لکھا درست تصوّر کیا جاتا ہے۔ اہلِ زبان اپنے معمول کی بول چال میں جو الفاظ و تراکیب استعمال کرتے ہیں، اسے روزمرہ کہتے ہیں۔ مثلاً: آئے دن، ہر روز، تقدیر کا لکھا، توبہ ہی بھلی وغیرہ۔

Web version of PECTAA Not for Sale

۱۱۔ روزمرہ کے لحاظ سے درج ذیل جملوں کی درستی کریں:

(الف) وہ دن بدن کم زور ہو رہا ہے۔
(ب) دن دن کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے۔
(ج) اسد آئے روز غیر حاضر رہتا ہے۔
(د) یہ لڑکی بڑی لڑاکی ہے۔
(ہ) ہم ہر دن سیر کو جاتے ہیں۔
(و) وہ لڑکا تو گھوڑے فروخت کر کے سویا ہوا ہے۔

۱۲۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

آئینہ دار، بیش بہا، تہذیب و ثقافت، نشوونما، مرہونِ منّت،
رسم الخط، مشترکہ میراث، ذخیرۂ الفاظ، وحدتِ پاکستان، خدوخال

۱۳۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

پاکستانیت، تمدن، حمیت، اصطلاح، فوقیت، آمیزش

سرگرمی برائے طلبہ:

- اُردو محاورات اور روزمرہ کی چند مشہور مثالوں کی فہرست بنائیں اور جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو اردو زبان کے آغاز و ارتقا کے حوالے سے معروف نظریات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو سمجھائیں کہ اردو اور علاقائی زبانوں میں فطری طور پر قربت موجود ہے۔
- طلبہ کو بشمول حروفِ علّت، حروفِ بیان، حروفِ تاکید، اور حروف کی دیگر اقسام کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

Web version of PECTAA
Not for Sale